بے حیائی اور عریانی کو بند کرا دیں تو اسلامی تہذیب خود بخود عود کر آئے گی۔ انہیں یہ سہولت بھی حاصل ہے کہ ان کے گرد شر کے نمائندے اور بدی کے کارندے محوِ رقصِ شیطانی نہیں ہیں اور اگر وہ اسلامی تہذیب وتمدن کی ترویج اور شیطانی ثقافت کی تخریج کیلئے قدم بڑھائیں گے تو انہیں تائید الٰہیہ کے ساتھ اپنے رفقائے کار کا تعاون بھی حاصل ہوگا۔

باب الاسلام فی الہند یعنی صوبہ سندھ کے ارکانِ اسمبلی کی حبِ اسلام بڑی شدید ہے، وہ فوراً دستِ تعاون بڑھائیں گے بیشک وہ پی پی پی سے تعلق رکھتے ہوں۔ اس سے پہلے ایک سندھی وزیراعظم کے دور میں مرزائیوں کو کافر قرار دے کر عقیدہ ختم نبوت کی صداقت پر مہر لگا گئے ہیں ہم امید رکھتے ہیں میاں صاحب ان سے پیچھے نہیں رہیں گے۔

مسلمانانِ عالم تحفظ حرمین شریفین کیلئے عالم کفر کی سازشوں کو ناکام بنانے کیلئے متفق ومتحد ہیں

سعودی عرب میں مسلمانوں کے روحانی مرکز مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ ہیں

حافظ عبدالحمید عامر

حرمین شریفین کی طرف اٹھنے والی ہر آنکھ کو پھوڑ دیا جائے گا، حافظ احمد حقیق

جہلم ( ) حرمین شریفین کی طرف اٹھنے والی ہر آنکھ کو پھوڑ دیا جائے گا۔ ان خیالات کا اظہار تحفظ حرمین شریفین موومنٹ کے قائد، مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے نائب امیر اور جامعہ علوم اثریہ جہلم کے مہتمم حافظ عبدالحمید عامر فاضل مدینہ یونیورسٹی نے ایک اخباری بیان میں کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ عالم کفر کو مسلمانوں کے مقامات مقدسہ ایک آنکھ نہیں بھاتے اور گاہے بگاہے ان کے خلاف ناپاک سازشیں اور مذموم منصوبے بناتے رہتے ہیں مگر مسلمان ان کے ناپاک عزائم کو ناکام بنانے کیلئے متفق اور متحد ہیں۔ مسلمانوں کا بچہ بچہ بیت اللہ اور مسجد نبوی کی عزت و ناموس کیلئے اپنے خون کا آخری قطرہ بہانے کیلئے تیار ہے۔ گذشتہ دنوں روس نے سعودی عرب کے خلاف جو ہرزہ سرائی کی اور سعودی عرب پر حملے کا کہا ہے اس سے اسے باز رہنا چاہیے وگرنہ ماضی قریب میں تو ابھی اس کے ٹکڑے ٹکڑے ہوئے اب مکمل تباہی و بربادی کیلئے اسے تیار رہنا چاہیے پوری دنیا میں بسنے والے ڈیڑھ ارب سے زیادہ مسلمان حرمین شریفین کی عزت و ناموس کیلئے اپنا سب کچھ قربان کرنے کیلئے تیار بیٹھے ہیں۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث جہلم کے جنرل سیکرٹری اور جامعہ اثریہ للبنات جہلم کے مہتمم حافظ احمد حقیق نے کہا کہ مسلمانوں کا بچہ بچہ بیت اللہ اور مسجد نبویؐ کی عزت و ناموس کیلئے اپنے خون کا آخری قطرہ بہانے کیلئے تیار ہیں۔ (بشکریہ: ''جنگ'' لاہور ''دن'' لاہور ''دن'' راولپنڈی 7 ستمبر ''دی وائس آف پاکستان'' راولپنڈی 8 ستمبر ''ٹھنڈی آگ'' لالہ موسیٰ گجرات 6 ستمبر ''جذبہ'' گجرات 9 ستمبر 2013ء)۔

موت العالم موت العالم

مولانا قاری نصیر احمد عثمانی کا سانحہ ارتحال

مورخہ 16 اگست بروز جمعۃ المبارک نوجوان عالم دین مولانا قاری نصیر احمد عثمانی ناظم تبلیغ اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان ہارٹ اٹیک ہونے کی وجہ سے وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون. مرحوم عالم باعمل ہونے کے ساتھ ساتھ شاندار خطیب اور مبلغ بھی تھے۔ خطابت کے میدان میں ان کی بے مثال خدمات ہیں۔ مرحوم نیک سیرت، بااخلاق، ملنسار اور ہردلعزیز شخصیت کے مالک تھے۔ مرحوم کی نماز جنازہ کاموں کی میں مولانا محمد حنیف ربانی نے پڑھائی۔ جہلم سے نماز جنازہ میں ڈاکٹر عاطف جواد سیکرٹری جنرل اہل حدیث یوتھ فورس جہلم نے شرکت کی۔

مناظر اسلام حضرت مولانا محمد رفیق سلفی کا انتقال پُر ملال

مورخہ 21 اگست بروز بدھ نامور عالم دین مشہور مناظر و مدرس، شعلہ نوا خطیب و مقرر اور مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع گوجرانوالہ کے سرپرست حضرت مولانا محمد رفیق سلفی (آف راہوالی) اچانک انتقال کر گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون. مولانا مرحوم کو تقریر و وعظ اور تدریس میں خاص ملکہ حاصل تھا۔ مولانا مرحوم عالی دماغ، بلند ذہن اور اونچے فکر و خیال کے عالم تھے۔ دل کے صاف اور کردار میں اپنی مثال آپ تھے۔ مولانا سلفی عادات واخلاق کے اعتبار سے بڑے وضعدار، زہد و ورع کے پیکر، مہمان نواز، خوش اخلاق و اطوار، بڑے خوش مزاج اور محبت کرنے والے عالم دین تھے۔ مرحوم کی نماز جنازہ امیر مرکزیہ پنجاب حافظ عبدالستار حامد نے پڑھائی۔ رئیس الجامعہ حافظ عبدالحمید عامر اور مولانا قطب شاہ نے نماز جنازہ میں شرکت کی۔

ممتاز عالم دین حضرت مولانا حافظ عبدالغفور اثری کا سانحہ ارتحال

معروف عالم دین محقق و مصنف کتب کثیرہ حضرت مولانا حافظ عبدالغفور اثری مورخہ 27 اگست بروز منگل ایک المناک حادثہ میں وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون. مرحوم جید عالم دین اور بہت بڑے محقق تھے۔ دین اسلام اور مسلک کیلئے اُن کی بے شمار خدمات ہیں اُنہوں نے اپنی ساری زندگی قرآن وحدیث کی تبلیغ اور اشاعت میں گزاری۔ الغرض مولانا مرحوم جماعت کا عظیم سرمایہ تھے۔ اُن کی پہلی نماز جنازہ سیالکوٹ میں جبکہ دوسری نماز جنازہ کھوکھر والی گوجرانوالہ میں ادا کی گئی۔ جہلم سے رئیس الجامعہ حافظ عبدالحمید عامر نے سیالکوٹ میں ان کی نماز جنازہ میں شرکت کی۔

سعودی عرب کے قومی دن کے حوالہ سے !!!

تاریخ شاہد ہے کہ 23 ستمبر 1932ء کا دن سعودی عرب کی تاریخ میں بڑی اہمیت کا حامل ہے کہ اس روز نقشہ عالم پر ایک نئی مملکت کا ظہور ہوا جسے المملکۃ العربیۃ السعودیہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس سے پہلے یہ ملک نجد وحجاز کے نام سے مختلف قبائل میں بٹا ہوا تھا۔ اب یہ مملکت عرب دنیا میں سب سے بڑی اور اہم مملکت ہے جس کا کل رقبہ/870000 مربع میل ہے۔ یہ ملک برّ اعظم ایشیا کا حصہ ہے۔ اس کے مغرب میں بحر احمر، مشرق میں خلیج فارس، جنوب میں ملکِ یمن اور شمال میں اردن اور عراق ہے۔ اس کی آبادی تقریباً پونے دو کروڑ ہے۔ پچاس لاکھ سے زائد غیر ملکی افراد وہاں مختلف شعبوں میں خدمات انجام دے رہے ہیں۔ ان میں سے زیادہ افراد برصغیر پاک وہند سے تعلق رکھتے ہیں۔

ایک دور تھا جب صحرائے عرب میں حجاج کرام کے قافلے لٹ جایا کرتے تھے۔ قبائل اپنے چھوٹے چھوٹے مسائل پر آپس میں دست بگریباں رہتے تھے اور تلواریں نیام سے نکل آتی تھیں۔ لیکن جب مغفور الملک عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن آل سعودؒ نے اس نئی مملکت کی بنیاد رکھی اور اس کی زمامِ اقتدار سنبھال لی تو اس وقت انہیں بہت سی مشکلات اور مصائب کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن ان کے عزم مصمم اور مخلصانہ مساعی میں اللہ تعالیٰ کی مدد شامل حال رہی اور انہوں نے اعلان کیا کہ اس ملک کا قانون، اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید اور رسول اللہ ﷺ کی سنتِ مطہرہ ہے۔ پھر جزیرہ نمائے عرب میں امن وسکون کا پرچم بلند ہوا۔ اس کے بعد نہ کوئی قافلہ لوٹا گیا اور نہ ہی قبائل نے آپس میں لڑائی جھگڑے کئے۔ یہ ملک امن وسلامتی کا گہوارہ بن گیا۔ قافلوں کو لوٹنے والے ان کے محافظ بن گئے۔

شاہ عبدالعزیز آل سعودؒ کی مساعی جمیلہ، قائدانہ صلاحیتوں، اولوالعزمی، تدبر اور اسلامی اقدار فرمانروائی کا اعجاز تھا کہ مملکت سعودی عرب اپنی موجودہ شکل میں تشکیل پذیر ہوئی۔ جس نے توحید خالص اور سلفیت کا پرچم تھام رکھا ہے اور قبر پرستی کی تمام بدعتیں دم توڑ کر رہ گئی ہیں۔ جس وقت شاہ عبدالعزیز آل سعودؒ نے مملکت کا انتظام سنبھالا تو مولانا ابوالکلام آزادؒ نے کہا تھا کہ ''اب شریف حسین کے فتنہ سے یہ سرزمین مقدس پاک ہوگئی ہے اور اس طرح وہ عظیم الشان اسلامی ریاست مکمل ہوگئی ہے جس کا شرف، قدرت الٰہی نے شاہ عبدالعزیز آل سعودؒ کے نام لکھ دیا تھا۔ اب نہ صرف سرزمین حجاز بلکہ جزیرۃ العرب کیلئے بالکل ایک نئی

صورت حال پیدا ہوگئی ہے اور جزیرۃ العرب کا سب سے بڑا انسان ہمارے سامنے نمودار ہوگیا ہے اور ایک عظیم مستقبل اس کے عقب میں ہے۔ اب صدیوں کے بعد مسلمانانِ عالم کو موقع ملا ہے کہ سرزمین حجاز کی تجدید و اصلاح کے خواب کی تعبیر ڈھونڈیں۔''

ایک دنیا اس امر کی معترف ہے کہ حکومت کے اس محل کو جس کی بنیاد شاہ عبدالعزیز آل سعودؒ نے رکھی تھی، خادم الحرمین الشریفین شاہ فہد بن عبدالعزیزؒ نے اسے نئی رفعتوں سے ہمکنار کر دیا تھا۔ اب خادم الحرمین الشریفین ملک عبداللہ بن عبدالعزیز حفظہ اللہ تعالیٰ انہی خطوط پر گامزن ہیں اور عالم اسلام کے قائد ہیں۔ مسلمانوں کو رشتہ وحدت میں منسلک کرنے، اسلامی اتحاد کو فروغ دینے اور اسے مستحکم کرنے کیلئے اپنی مساعی جمیلہ بروئے کار لا رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے حرمین شریفین کی توسیع اور اس کی تزئین کیلئے خزانوں کے منہ کھول رکھے ہیں اور حجاج کرام کو ہر سہولت دینے کیلئے مملکت کے کئی شعبے سرگرم عمل رہتے ہیں۔ اب حجاج کرام اور زائرین کیلئے مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ تک ریلوے لائن بچھانے کا منصوبہ زیر عمل ہے۔

سعودی عرب کی حکومت کی داخلی سیاست اور طرز حکومت اسلامی ضابطوں کے تابع ہے۔ اس کا نظام شورائی ہے۔ مجلس شوریٰ میں ارباب حل وعقد اور علماء و مشائخ موجود ہیں جن سے رائے اور مشورہ لیا جاتا ہے۔ بعد ازاں اس کی روشنی میں سرکاری حکم جاری کیا جاتا ہے۔ آل سعود میں جتنے بھی حکمران آئے ان سب کی سعی مشترک، اسلامی اقدار کی فرمانروائی، فلاحی مملکت کا قیام اور امن وامان کا استحکام ہے جس کے نتیجے میں جرائم نہ ہونے کے برابر ہیں۔ عدالتوں میں مقدمات بھی نہایت کم ہوتے ہیں۔ یہ چیزیں عظیم قربانیوں، طویل جدوجہد اور اسلام کی فرمانروائی کا ماحصل ہیں۔ جناب ڈاکٹر عبداللہ عبدالمحسن الترکی سیکرٹری جنرل رابطہ عالم اسلامی نے لکھا ہے اور سعودی عرب کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ دنیا بھر اور عالم اسلام میں وہ واحد ملک ہے جس میں دین اور سیاست دونوں یکجا ہیں۔ اس بنا پر اس کی سیاست کا تعلق دعوت اسلام سے بھی ہے۔

ملک عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ نے جب سعودی عرب کو متحد کیا تو اس کی سیاست کی بنیاد دین پر رکھی، پھر تجرباتی اور واقعاتی طور پر سعودی عرب نے دور حاضر میں یہ ثابت کر دیا کہ سیاسی اور معاشرتی میدان میں وہ دین و دعوت کی بنیاد پر ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سعودی عرب مغربی کلچر کے حملوں سے محفوظ ہے۔ اس نے اپنے معاشرے میں اسلامی اور عربی کلچر کی پابندی کی ہے جب کہ دیگر اسلامی ممالک مغربی کلچر سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکے۔ ترقی کی آڑ میں وہ مغربی کلچر کے رنگ میں رنگتے چلے گئے۔ جب کہ سعودی عرب نے زندگی کے

تمام شعبوں میں بھرپور ترقی کی اور اپنے کلچر اور تشخص کو بھی برقرار رکھا۔ سعودی عرب کے اس تجربے نے ثابت کر دیا کہ مکمل طور پر اسلامی اور دینی بنیادوں پر اگر کسی حکومت کو استوار کیا جائے تو اس کی ترقی میں کوئی چیز حائل نہیں ہو سکتی۔ زندگی کے تمام شعبوں میں ترقی کے باوجود سعودی عرب، مغربی ممالک کے ان منفی اثرات سے محفوظ ہے جن سے دیگر عرب ممالک، ایشیا اور افریقہ کے مسلم ممالک محفوظ نہ رہ سکے۔"

حکومت سعودیہ کا یہ بھی بڑا کارنامہ ہے کہ اس کے حکمرانوں نے مملکت کے مختلف علاقوں کے دورے کئے تاکہ قوم میں محبت ومودت اور بھائی چارے کی قدریں توانا ہوسکیں اور ترقی واستحکام کے ستونوں کو مضبوط کیا جائے۔ حکومت نے تعلیم کی بنیادوں کو مستحکم کرنے کا بیڑا اٹھایا اور ملک میں مدارس ویونیورسٹیوں کا جال بچھا دیا۔ جس کے نتیجہ میں ملک میں جہاں دینی تعلیم عام ہوئی ہے وہاں عصری علوم پر بھی پوری توجہ مرکوز کر رکھی ہے۔ جن سے وسائل پیدا کر کے ترقی کی نئی راہیں استوار ہو رہی ہیں۔ سچی بات یہ ہے کہ سعودی عرب میں آج تعلیم کا آفتاب نصف النہار کی منزل پر ہے اور حکومت نے علمی، تحقیقی اور ثقافتی میدان میں ترقی کی بہت سی منزلیں طے کی ہیں۔

یہ حکومت سعودی عرب کا اعزاز ہے کہ شریعت کے مطابق احکامات نافذ کرنے کی وجہ سے دنیا میں ایک مثالی مملکت تسلیم کی جاتی ہے۔ اس کا عقیدہ اور عمل دونوں ہی شریعت اسلامیہ کے تابع ہیں۔ وہ عملی ترقی، خوشحالی اور امن وامان میں اپنی مثال آپ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے قدرتی وسائل سے مالا مال کر رکھا ہے اور اس نے بھی دنیا بھر کے نادار ومجبور مسلمان بھائیوں کے تعاون امداد میں بھی کبھی دریغ نہیں کیا۔ ماضی قریب میں وطن عزیز جس المناک اور خوفناک سیلاب کی تباہ کاریوں کا شکار ہوا، سعودی عرب سیلاب زدگان کی امداد اور بحالی میں دنیا کے تمام ممالک سے سبقت لے گیا۔ شاہ فہد بن عبدالعزیزؒ نے کہا تھا کہ پاکستان اور سعودی عرب اصل میں دو ملک نہیں بلکہ ایک ملک کے دو نام ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ سعودی عرب نے ہمیشہ مسئلہ کشمیر میں پاکستان کے مؤقف کی حمایت کی ہے۔ اسی طرح مسئلہ فلسطین میں سعودی عرب کا موقف امت مسلمہ کی امنگوں کی عین مطابق ہے۔ اس نے آج تک اسرائیل کو تسلیم نہیں کیا۔ اب خادم الحرمین الشریفین شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز بھی اسی پالیسی پر گامزن ہیں۔

سعودی عرب نے تبلیغ اسلام، قرآن مجید کی اشاعت اور اس کی مفت تقسیم، تعمیر مساجد، اسلامی مراکز کا قیام، مختلف ممالک میں مبعوثین کا تقرر اور دینی لٹریچر کی اشاعت وتقسیم کے سلسلہ میں اس کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ سعودی عرب کے یوم الوطنی کے موقع پر ہم اعیان حکومت اور اسلامیان مملکت کو مبارک باد پیش کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ اسے ترقی واستحکام کی بہاروں سے ہمکنار کرتا رہے اور وہ امت مسلمہ کیلئے پہلے سے زیادہ باعث خیر و برکت اور فلاح وکامرانی کا ذریعہ بنے۔ آمین! (بشکریہ ہفت روزہ "اہل حدیث" لاہور)

سعودی عرب کو جمہوریت سے بچائیں!!

تحریر

خالد سیال

شاہ جی سے میری شناسائی کئی سالوں پر محیط ہے، ان کا تعلق شیعہ مکتبِ فکر سے ہے، وہ اپنے عقائد و نظریات میں کافی حد تک متشدد بھی ہیں، پیشے کے لحاظ سے صحافی ہیں اور ایک بڑے صحافتی گروپ کے ساتھ وابستہ ہیں۔ وہ پاکستان میں پیدا ہوئے، ایران میں اعلیٰ تعلیم حاصل کی، دنیا کے اکثر ممالک میں جا چکے ہیں۔ ایران کے اعلیٰ حکومتی ایوانوں تک ان کی رسائی ہے۔ ہماری گاہے بگاہے چائے کے کپ پر گپ شپ ہوتی رہتی ہے، کبھی کبھی میں ان کو چھیڑتا ہوں تو وہ شروع ہو جاتے ہیں۔ اس دن ہماری گفتگو اور گپ شپ کا موضوع مشرق وسطیٰ میں ''جمہوریت'' اور تبدیلی کی لہر تھی۔

شاہ جی کئی بار سعودی عرب کا سفر بھی کر چکے ہیں اور حج و عمرہ کی سعادت بھی حاصل کر چکے ہیں ان کا کہنا ہے کہ وہ ایران، عراق، شام اور عرب ریاستوں سمیت دنیا بھر کی سیر و سیاحت کر چکے ہیں مگر جو سکون اور لذت مکہ و مدینہ میں جا کر حاصل ہوتی ہے اور بیت اللہ اور مسجد نبویؐ کی صفوں پر بیٹھ کر جو اطمینان قلب حاصل ہوتا ہے اسے الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ شاہ جی کے خیال میں سعودی عرب میں آل سعود کی حکومت نے ''حرمین شریفین'' کی جس طرح خدمت کی ہے اور حجاج کرام اور زائرین کیلئے جو سہولیات فراہم کی ہیں اس کی پوری تاریخ میں کوئی مثال نہیں ملتی، اس لیے کم از کم سعودی عرب کو موجودہ جمہوریت سے بچایا جانا چاہیے ان کا کہنا ہے کہ اگر پانچ سال کی باری لینے والے جمہوری حکمران سعودی عرب پر بھی مسلط ہو گئے تو وہ نہ صرف حرمین شریفین کا تقدس پامال کر دیں گے بلکہ سعودی عرب کی موجودہ حکومت حرمین شریفین کی جس طرح توسیع اور تزئین و آرائش کر رہی ہے اور اللہ کے مہمانوں کی جس طرح خدمت کر رہی ہے پانچ سال کیلئے آنے والے جمہوری حکمرانوں کو ان کے بارے میں سوچنے کی فرصت بھی نہیں ملے گی۔

یہ حقیقت ہے کہ 23 ستمبر 1932ء کو جب سعودی حکومت کے بانی شاہ عبدالعزیزؒ نے عنان اقتدار سنبھالی تو کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ چند ہی برسوں کے اندر اندر سعودی عرب امن و امان کا

گہوارہ اور معاشی اعتبار سے امیر ترین ملک بن جائے گا۔ اس سے قبل صورت یہ تھی کہ سرزمین حجاز میں غربت و افلاس کے گہرے بادل چھائے ہوئے تھے اور بدامنی کا یہ عالم تھا کہ حجاج کرام کے قافلوں کو بھی لوٹ لیا جاتا تھا۔ مکہ کے بدوؤں کی لوٹ مار کی داستانیں دور دور تک سنائی دیتی تھیں، ان حالات میں شاہ عبدالعزیزؒ نے انقلاب برپا کر کے جب ایک اسلامی حکومت کی بنیاد رکھی اور قرآن وسنت کے نظام کو عملی طور پر نافذ کر دیا تو سعودی عرب کی پتھریلی اور بنجر زمین نے اپنے اندر چھپے خزانے اگلنے شروع کر دیے اور دیکھتے ہی دیکھتے سعودی عرب نہ صرف دنیا کے امیر ترین ممالک کی صف میں کھڑا ہو گیا بلکہ اس نے کئی ترقی یافتہ ممالک کو امداد دینا بھی شروع کر دی۔

یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور رسول اللہ ﷺ کے بتائے ہوئے نظام حیات پر عمل پیرا ہونے کی برکت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سعودی عرب کیلئے اپنے رزق کے خزانے کھول دیے، آج دنیا کو زیادہ تر تیل صرف سعودی عرب سے سپلائی کیا جاتا ہے۔ مال و دولت کی فراوانی کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے سعودی عرب کی حکومت کو ''الغنی غنی النفس'' کے مصداق بڑا دل بھی دیا ہے۔ سعودی عرب نے اپنی حکومت کے خزانے کا منہ دنیا بھر میں مسلمانوں، غریب اقوام کی امداد اور دنیا میں قرآن وسنت کی تعلیمات کو پھیلانے کیلئے کھول دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے دولت کی جو فراوانی دی، سعودی حکومت نے اس پر سانپ بن کر بیٹھنے کی بجائے اسے دنیا بھر میں پھیلا دیا۔ اس کے ساتھ ساتھ سعودی حکومت نے اندرون ملک بھی تعمیر و ترقی کیلئے دل کھول کر سرمایہ خرچ کیا، ملک کے کونے کونے میں عام شہریوں تک وہ تمام سہولیات پہنچا دی گئیں جو شاہی خاندان کو حاصل ہیں۔ اس وقت دنیا میں سعودی عرب واحد مملکت ہے جہاں شاہی خاندان کا کوئی فرد بھی جرم کرتا ہے تو اسے وہی سزا دی جاتی ہے جو عام سعودی شہری کو ملتی ہے۔

ریاستی وسائل کا فائدہ نہ صرف عام سعودی شہریوں تک پہنچتا ہے بلکہ بیرون ملک سے آئے ہوئے لاکھوں افراد بھی سعودی عرب کے وسائل سے اپنے خاندانوں کی کفالت کر رہے ہیں۔ دنیا کے ہر مسلمان کا دل سعودی عرب کے ساتھ دھڑکتا ہے، دنیا کے کسی دور دراز کونے میں بسنے والے مسلمان کی بھی یہ دلی خواہش ہوتی ہے کہ وہ زندگی میں کم از کم ایک بار دیار حبیب ﷺ کا چکر ضرور لگائے، اس کی وجہ سعودی عرب کا سرمایہ نہیں بلکہ اللہ کا گھر، بیت اللہ اور رسول اللہ ﷺ کا شہر مدینہ منورہ ہے۔ ہر مسلمان چاہتا ہے کہ وہ بیت اللہ کا طواف کرے جہاں ہر وقت اللہ کی رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔ ان گلیوں اور بازاروں میں چلے پھرے، جہاں اس کے آقا و مرشد، سید الرسل ﷺ چلتے پھرتے تھے۔